فارمی مرغی کھانے کا حکم

مجیب: مولانا محمد آصف عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2821

تاریخ اجراء: 19 ذوالحجۃ الحرام 1445ھ / 26 جون 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

فارمی مرغی کھانے کا کیا حکم ہے؟ میڈیکل کے لحاظ سے تو نقصان دہ ہے، شرعی لحاظ سے اس کے بارے میں رہنمائی فرما دیجئے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

فارمی مرغی کھانا بلا کراہت جائز ہے، اگرچہ اس کی خوراک حرام و ناپاک چیزوں پر مشتمل ہو، کیونکہ اس وجہ سے اس کے گوشت کے ذائقہ اور بو میں کوئی فرق نہیں پڑتا اور اگر فرق پڑ جائے تو اس کو کچھ دن بند رکھیں اور دانہ پانی کھلائیں اور وہ بو چلی جائے تو بلا کراہت کھانا جائز ہے۔

کتاب الاصل میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "قلت: أرأيت لحوم الإبل الجلالة أتكره أكل لحومها؟ قال: نعم۔۔۔ قلت: أرأيت الدجاج هو أقذر منها وأنت لا ترى بأكلها بأسا؟ قال: لأن الإبل قد جاء فيها أثر ونهي عن أكلها؛ لأن الإبل ليس لها علف غير ذلك، والدجاجة تخلط" ترجمہ: میں نے سوال کیا، جلالہ اونٹ کے گوشت کے بارے آپ (یعنی امام اعظم) رحمۃ اللہ علیہ کی کیا رائے ہے کہ اس گوشت کھانا مکروہ ہے؟ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، ہاں (مکروہ ہے۔) **میں نے پوچھا، مرغی کے بارے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کیا رائے ہے؟ کہ وہ تو جلالہ اونٹ سے بھی زیادہ گندی ہے۔ جبکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں جانتے۔** امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، اس لئے کہ جلالہ اونٹ کے بارے مروی حدیث میں اسے کھانے سے منع فرمایا گیا ہے؛ کیونکہ ایسا اونٹ صرف گندگی ہی کھاتا ہے **جبکہ مرغی ملی جلی غذا کھاتی ہے۔** (الأصل لمحمد بن الحسن، جلد 5، صفحہ 396، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

مبسوط سرخسی، فتح باب العنایہ اور بنایہ شرح الہدایہ میں ہے:"واللفظ للاول: لا بأس بأكل الدجاجة وإن كانت تقع على الجيف؛ لأنها تخلط، ولا يتغير لحمها ولا ينتن" ترجمہ: **مرغی کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے اگرچہ بدبودار چیزیں کھاتی ہو؛ کیونکہ وہ ملی جلی غذا کھاتی ہے اور اس کا گوشت بدل کر بدبودار نہیں ہوتا۔** (المبسوط للسرخسي، جلد11، صفحہ256، مطبوعہ دار الكتب العلمية، بيروت)

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ ردالمحتار میں لکھتے ہیں:"قالوا: لا بأس بأكل الدجاج لأنه يخلط ولا يتغير لحمه. وروي أنه عليه الصلاة والسلام كان يأكل الدجاج، وما روي أن الدجاجة تحبس ثلاثة أيام ثم تذبح فذلك على سبيل التنزه" ترجمہ: علماء فرماتے ہیں: مرغی کھانے میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ وہ اپنی خوراک میں مختلف چیزیں ملاتی ہے اور اس کا گوشت متغیر نہیں ہوتا۔ اور روایت کیا گیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مرغی کھایا کرتے تھے۔ اور جو روایت کیا گیا ہے کہ مرغی کو تین دن بند کرنے کے بعد ذبح کیا جائے تو یہ بر سبیل احتیاط ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، جلد9، صفحہ563، مطبوعہ کوئٹہ)

جد الممتار میں ہے:"الاصل عنده ان مايخلط النجاسة بشئ آخر كالدجاج لا باس به" ترجمہ: امام اعظم کے نزدیک قاعدہ یہ ہے کہ جو نجاست کے ساتھ دوسری چیزیں ملا کر کھائے جیسے مرغی تو اس (کے کھانے) میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (جد الممتار، کتاب الذبائح، ج6، ص440، مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم